سرکاری رپورٹ

چوتھا اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کی کارروائی

منعقدہ ۲۶ جنوری ۱۹۹۴ء

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱-	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۲
۲-	وقفہ سوالات	۳
	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات	
۳-	رخصت کی درخواستیں	۲۱
۴-	اسمبلی کمیٹی کی بابت تحریک (۳۰ تاریخ تک موخر)	۲۲
۵-	آڈٹ رپوٹیں بابت حسابات عامہ 'مالی اخراجات ۹۱-۱۹۹۰ء	۲۳
	(مجلس حسابات عامہ کے سپرد کردی گئی)	
۶-	زکوۃ فنڈ کی آڈٹ رپورٹیں پیش ہوئیں	۲۳
۷-	بلوچستان ہیلتھ فاؤنڈیشن کا مسودہ قانون نمبر ۳	۲۴

جلد

شمارہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

ا۔ جناب اسپیکر ------------ عبدالوحید بلوچ

۲۔ جناب ڈپٹی اسپیکر ---------- ارجن داس بگٹی

افسران صوبائی اسمبلی

ا۔ سیکریٹری اسمبلی ---------- مسٹراختر حسین خان

۲۔ جوائنٹ سیکریٹری ---------- محمد افضل

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۹۴ء بمطابق ۱۳ شعبان المعظم ۱۴۱۴ھ

(بروز چہار شنبہ)

زیر صدارت جناب عبدالوحید بلوچ۔ اسپیکر

بوقت گیارہ بج کر پندرہ منٹ۔ صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
از
مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

ترجمہ - جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے یکساں ہے ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور عذاب عظیم ہے۔ وما علینا الا البلاغ

جناب اسپیکر - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

وقفہ سوالات - مولانا عبدالباری صاحب اپنا سوال نمبر ۶ دریافت فرمائیں

X ۶ مولانا عبدالباری - کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا قیام کب عمل میں لایا گیا۔ نیز اس محکمہ نے اپنے قیام سے لے کر اب تک ضلع پشین میں کتنے واٹر سپلائی اسکیمات مکمل کئے ہیں۔ مکمل اور زیر تکمیل تما اسکیمات کی تخمینہ لاگت بمعہ نام اسکیم کی تفصیل دی جائے۔

ملک گل زمان خان کاسی (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ' وزیر کیو ڈی اے) - محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا قیام جولائی ۱۹۸۷ء کو عمل میں لایا گیا۔ نیز محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے اپنے قیام سے لے کر آج تک ضلع پشین میں درج ذیل واٹر سپلائی اسکیمات مکمل کیے ہیں یا زیر تکمیل ہیں

مکمل شدہ اسکیمات کی تفصیل

۱۹۸۷-۸۸ء

نمبر شمار	نام واٹر سپلائی اسکیم	تخمینہ لاگت
۱۔	واٹر سپلائی اسکیم تھراٹا اور آلہ آباد	= ر ۳‘۳۰‘۰۰۰
۲۔	واٹر سپلائی اسکیم بلوزئی	= ر ۱۴‘۷۵‘۰۰۰
۳۔	واٹر سپلائی اسکیم دلسورہ	= ر ۱۳‘۶۲‘۰۰۰
۴۔	واٹر سپلائی اسکیم شادیزئی	= ر ۲۰‘۰۰‘۱۴۸
۵۔	واٹر سپلائی اسکیم گودال	= ر ۲۰‘۰۰‘۰۷۴
۶۔	واٹر سپلائی اسکیم خانی بابا	= ر ۱۳‘۸۲‘۰۰۰
۷۔	توسیعی واٹر سپلائی اسکیم شادیزئی	= ر ۵۰‘۰۰‘۰۰۰

سال ۱۹۸۸-۸۹ء

۱۔	واٹر سپلائی اسکیم یارو	= ر ۴‘۹۳‘۰۰۰
۲۔	واٹر سپلائی اسکیم کلی باغ اور راغا	= ر ۱۸‘۷۵‘۰۰۰
۳۔	واٹر سپلائی اسکیم زادر کاریز	= ر ۲۹‘۴‘۰۰۰
۴۔	واٹر سپلائی اسکیم چوکل	= ر ۱‘۹۰‘۵۰۰
۵۔	واٹر سپلائی اسکیم شران زامیز تان	= ر ۱۲‘۳۰‘۰۰۰
۶۔	واٹر سپلائی اسکیم کلی قاسم اور آخوندزادہ	= ر ۱۳‘۵۰‘۰۰۰
۷۔	واٹر سپلائی اسکیم گلستان کاریز	= ر ۴‘۵۰‘۰۰۰

۸۔	واٹر سپلائی اسکیم ڈب خانزئی	= ر	۱۳‘۹۰‘۰۰۰
۹۔	واٹر سپلائی اسکیم پیٹزئی	= ر	۲۲‘۳۴‘۰۰۰

سال ۹۰ — ۱۹۸۹

۱۔	واٹر سپلائی اسکیم پٹوبیان زئی	= ر	۱۴‘۰۰‘۰۰۰
۲۔	واٹر سپلائی اسکیم حرم زئی نمبر۲	= ر	۱۵‘۰۰‘۰۰۰
۳۔	واٹر سپلائی اسکیم سیفان	= ر	۹۴‘۰۰۰
۴۔	واٹر سپلائی اسکیم برشور	= ر	۲۵‘۱۴‘۰۰۰

سال ۹۱ — ۱۹۹۰ء

۱۔	واٹر سپلائی اسکیم سمبزئی	= ر	۱۹‘۵۰‘۰۰۰
۲۔	واٹر سپلائی اسکیم سیان خان زئی	= ر	۲۰‘۴۰‘۰۰۰
۳۔	واٹر سپلائی اسکیم زبدون	= ر	۱‘۵۰‘۰۰۰
۴۔	واٹر سپلائی اسکیم ملیزئی	= ر	۱۰‘۶۴‘۰۰۰

سال ۹۲ — ۱۹۹۱ء

۱۔	واٹر سپلائی اسکیم پستی	= ر	۱‘۸۶‘۰۰۰
۲۔	واٹر سپلائی اسکیم ملک یار	= ر	۱۸‘۱۵‘۰۰۰
۳۔	واٹر سپلائی اسکیم طور خیل	= ر	۱۹‘۷۱‘۰۰۰
۴۔	واٹر سپلائی اسکیم نگاندہ	= ر	۲۲‘۰۰‘۰۰۰

سال ۹۳ — ۱۹۹۲ء اے ڈی پی

۱۔	واٹر سپلائی اسکیم کوزبالا اور ابراہیم زئی	= ر	۱۱‘۰۰‘۰۰۰
۲۔	واٹر سپلائی اسکیم کاکازئی پشین	= ر	۸۰۰ ۰۰۰
۳۔	واٹر سپلائی اسکیم قلا شادو	= ر	۳‘۷۰‘۰۰۰
۴۔	ای اینڈ آئی واٹر سپلائی ر اسکیم عجاب زئی شکرزئی	= ر	۱‘۵۰‘۰۰۰

۵-	ای اینڈ آئی واٹر سپلائی ر کرال آباد	= ر ۴٬۳۵٬۰۰۰
۶-	ای اینڈ آئی واٹر سپلائی ر کونا بیزئی	= ر ۹٬۰۰٬۰۰۰
۷-	ای اینڈ آئی واٹر سپلائی ر شنگر امیر جان	= ر ۱۲٬۰۰٬۰۰۰
۸-	ای اینڈ آئی واٹر سپلائی ر پرانا کربلا	= ر ۸٬۰۰٬۰۰۰
۹-	ای اینڈ آئی واٹر سپلائی ر پوٹی ناصران	= ر ۲۰٬۲۲٬۰۰۰
۱۰-	ای اینڈ آئی واٹر سپلائی ر منزکی	= ر ۷٬۳۰٬۰۰۰
۱۱-	ای اینڈ آئی واٹر سپلائی ر کوزشنگدی	= ر ۱۱٬۰۰٬۰۰۰
۱۲-	واٹر سپلائی اسکیم چرباد یزئی	= ر ۵٬۷۰٬۰۰۰
۱۳-	واٹر سپلائی اسکیم کلی حکیم آباد	= ر ۳٬۰۰٬۰۰۰
۱۴-	ای اینڈ آئی واٹر سپلائی کربلا	= ر ۶٬۰۰٬۰۰۰

ایم پی اے پروگرام

۱-	ٹیوب ویل برائے واٹر سپلائی اسکیم حرم زئی پشین	= ر ۳۰۰٬۰۰۰
۲-	پائپ لائن برائے واٹر سپلائی اسکیم شنگدی پشین	= ر ۳۰۰٬۰۰۰
۳-	پائپ لائن برائے واٹر سپلائی اسکیم کاکازئی	= ر ۲٬۰۰٬۰۰۰
۴-	پائپ لائن برائے واٹر سپلائی اسکیم کلی کوزاور ابراہیم زئی	= ر ۵٬۰۰٬۰۰۰
۵-	ای اینڈ آئی واٹر سپلائی اسکیم منزئی	= ر ۱٬۵۰٬۰۰۰
۶-	پائپ لائن کا بچھانے برائے واٹر سپلائی اسکیم شنگر امیر جان	= ر ۲٬۰۰٬۰۰۰
۷-	پائپ لائن کا بچھانے برائے واٹر سپلائی اسکیم عجائب زئی شکرزئی	= ر ۲٬۰۰٬۰۰۰
۸-	بستی صالح محمد میں واٹر ٹینک کی تیاری	= ر ۳۰٬۰۰۰
۹-	کلی بٹھوزئی میں واٹر ٹینک کی تیاری	= ر ۸۰٬۰۰۰
۱۰-	پائپ لائن برائے واٹر سپلائی اسکیم کلی شادنیزئی ساتھ موروزئی پشین	= ر ۳٬۰۰٬۰۰۰
۱۱-	پائپ لائن کا بچھانا برائے کلی سپین گرزئی	= ر ۳٬۵۰٬۰۰۰
۱۲-	واٹر سپلائی اسکیم کلی قندیل کاریز پشین	= ر ۳٬۰۰٬۰۰۰

۱۳-	ای اینڈ آئی واٹر سپلائی اسکیم شرنی زامیزنان	= ر ۲،۴۰،۰۰۰
۱۴-	ای اینڈ آئی واٹر سپلائی اسکیم پشین	= ر ۸۰،۰۰۰
۱۵-	ای اینڈ آئی واٹر سپلائی اسکیم قلعہ دیالا	= ر ۴،۴۵،۰۰۰
۱۶-	ای اینڈ آئی واٹر سپلائی اسکیم باغ راغا برشور	= ر ۱،۳۳،۰۰۰
۱۷-	ای اینڈ آئی واٹر سپلائی اسکیم بارو	= ر ۸۰،۰۰۰
۱۸-	پائپ لائن برائے واٹر سپلائی اسکیم خانوزئی	= ر ۱،۰۰،۰۰۰
۱۹-	واٹر سپلائی اسکیم قلا اغبورگ برشور	= ر ۲،۰۰،۰۰۰
۲۰-	واٹر سپلائی اسکیم بیدن برشور	= ر ۲،۷۵،۰۰۰
۲۱-	ای اینڈ آئی واٹر سپلائی اسکیم چوکل سے شیخان	= ر ۲،۷۵،۰۰۰
۲۲-	ای اینڈ آئی واٹر سپلائی اسکیم سیفان سے کلی شڑب	= ر ۲،۷۳،۰۰۰
۲۳-	ای اینڈ آئی چوکل سے صاحب خان	= ر ۲،۷۲،۰۰۰

زیر تعمیر اسکیمات برائے سال ۹۴-۱۹۹۳ء (اے ڈی پی)

نمبر شمار	نام واٹر سپلائی اسکیم	تخمینہ لاگت
۱-	واٹر سپلائی اسکیم شاکل زئی، کمال زئی گورین پشین	= ر ۱۵،۰۰،۰۰۰
۲-	واٹر سپلائی اسکیم کرسچن کالونی پشین	= ر ۳۰،۰۰،۰۰۰
۳-	ای اینڈ آئی واٹر سپلائی اسکیم حرم زئی پشین	= ر ۸،۰۰،۰۰۰
۴-	ای اینڈ آئی واٹر سپلائی اسکیم طور شاہ پشین	= ر ۵،۰۰،۰۰۰
۵-	ای اینڈ آئی واٹر سپلائی اسکیم کاکازئی	= ر ۲،۰۰،۰۰۰
۶-	واٹر سپلائی اسکیم گولی اسماعیل زئی	= ر ۱۵،۰۰،۰۰۰
۷-	واٹر سپلائی اسکیم نواں آباد	= ر ۱۰،۰۰،۰۰۰
۸-	واٹر سپلائی اسکیم حاجی ظریف پشین	= ر ۲۰،۰۰،۰۰۰
۹-	واٹر سپلائی اسکیم مترزئی بوستان پشین	= ر ۲۷،۵۰،۰۰۰
۱۰-	واٹر سپلائی اسکیم خوشاب زرغون پشین	= ر ۱۱،۵۳،۰۰۰

۱۱۔	واٹر سپلائی اسکیم منتھمان حیدر زئی	= ر ۲۵٬۰۰٬۰۰۰
۱۲۔	واٹر سپلائی اسکیم یوسف کچھ کورکچھ پشین	= ر ۲۱٬۴۵٬۰۰۰
۱۳۔	واٹر سپلائی اسکیم سرہ خواہ پشین	= ر ۱۵٬۶۰٬۰۰۰
۱۴۔	واٹر سپلائی اسکیم کلی داریا روڈ ملازئی پشین	= ر ۱۴٬۰۷٬۰۰۰
۱۵۔	واٹر سپلائی اسکیم ترل ابنگی پشین	= ر ۱۴٬۵٬۰۰۰
۱۶۔	واٹر سپلائی اسکیم ملا غبوگ مامانکا پشین	= ر ۸٬۰۰٬۰۰۰
۱۷۔	واٹر سپلائی اسکیم کلی درجاریا پشین	= ر ۹٬۲۵٬۰۰۰
۱۸۔	واٹر سپلائی اسکیم فیض پشین	= ر ۶٬۰۰٬۰۰۰
۱۹۔	واٹر سپلائی اسکیم انجیسی	= ر ۸٬۹۱٬۰۰۰

تعمیر وطن پروگرام

۱۔	واٹر سپلائی اسکیم سرلا حبیب زئی پشین	= ر ۱۳٬۶۰٬۰۰۰
۲۔	واٹر سپلائی اسکیم کمازئی پشین	= ر ۱۳٬۵۰٬۰۰۰
۳۔	واٹر سپلائی اسکیم سرلا عمرزئی پشین	= ر ۱۴٬۰۰٬۰۰۰
۴۔	واٹر سپلائی اسکیم گوریان پشین	= ر ۱۳٬۶۰٬۰۰۰

ملک گل زمان کاسی (وزیر کیوڈی اے) ۔ جناب اسپیکر' جواب کچھ زیادہ لمبا چوڑا ہے اور سب معزز اراکین کے سامنے پڑا ہے۔

مولانا عبدالباری ۔ جناب اسپیکر صاحب جواب تو لمبا ہے لیکن غلط بھی ہے اس وجہ سے کہ یہاں پر لکھا ہوا ہے صفحہ چار پر اے ڈی پی انیس سو بیانوے ترانوے میں کاکازئی پشین کے لیے آٹھ لاکھ روپے اور ریوائزڈ اے ڈی پی میں جو رقم دی گئی ہے وہ دو لاکھ ہے۔ اے ڈی پی کی کاپی یہ ہے۔ ایک اور دوسری بات یہ ہے کہ یہاں لکھا ہے کلی حرم زئی یعنی توسعی پروگرام کے تحت آٹھ لاکھ لیکن ریوائزڈ rivised اے ڈی پی میں آٹھ لاکھ نکالا گیا ہے اے ڈی پی کے درمیان تضاد ہے۔

وزیر کیوڈی اے ۔ جناب اسپیکر۔ ہو سکتا ہے اسے محکمہ نے پورا نہ دیکھا ہو اے ڈی

پی میں یا یہ منٹس minuts جو دیئے گئے ہیں جواب کے لیے اب اس میں ہو سکتا ہے لکھائی کی غلطی بھی ہو سکتی ہے۔

مولانا عبدالباری ۔ جناب اسپیکر صاحب میں وزیر صاحب کے علم میں لانا چاہتا ہوں انیس سو ترانوے چورانوے کی اے ڈی پی کے حوالہ سے کلی حرم زئی پشین اے ڈی پی کا سیریل نمبر چار سو دس اے ڈی پی میں لکھا ہے تین لاکھ صرف رگ کے لیے لیکن اے ڈی پی میں آٹھ لاکھ لکھا ہے شاید وزیر صاحب کو حقیقت کا علم نہیں ہے ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہماری اے ڈی پی سیاست کی بنیاد پر چکر کر رہی ہے۔ آٹھ لاکھ حرم زئی کلی کو دیئے گئے تھے لیکن جب ہم حزب اقتدار سے چلے گئے اور حزب اختلاف میں آگئے تو وہ اسکیم منسوخ کر دی گئی یہ انتقامی کارروائیاں کب تک ہوتی رہیں گی؟

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر خزانہ) ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر سیاسی بنیاد پر نہیں دی گئی تھی بلکہ اس وقت مولانا عصمت اللہ نے یہ اسکیمیں تقسیم کیں۔ یہ ناجائز زیادتیاں انہوں نے خود کی تھیں۔ لیکن نگران حکومت نے جب اسے دیکھا تو انہوں نے ایڈجسٹ کیا۔ بجلی کے معاملے میں بھی مولانا عصمت اللہ صاحب کے اپنے تین گاؤں تھے جب کہ میرا ایک گاؤں بھی نہیں تھا۔ اے ڈی پی کو آپ دیکھ لیں۔ سیاسی بنیاد پر انہوں نے کیا۔ اسلام کا نام لینے والوں کا جب یہ کردار ہو تو پھر ہم لوگوں پر کیوں الزام لگاتے ہیں

مولانا عبدالباری ۔ جناب اسپیکر۔ اس وقت جعفر صاحب اور مولانا عصمت اللہ صاحب دونوں کیبنٹ میں تھے پچھلی حکومت میں انہوں نے یہ سوال کیبنٹ میں کیوں نہیں اٹھایا پھر اس کے بعد پچھلی حکومت میں اس اسمبلی میں ہم بھی تھے اور وہ بھی تھے۔ جب کہ میں نے خود کابینہ میں یہ سوال اٹھایا میں نے درخواستیں بھی دیں جناب والا۔ اگر یہ سوال حقیقت پسندی پر مبنی نہیں تو مجھے سزا دی جائے اور اگر آپ نہیں دے رہے ہیں تو حکومت کو سزا ملنی چاہیئے۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) ۔ جناب اسپیکر۔ صرف ایک علاقہ میں نہیں بلکہ نگران حکومت نے ہر جگہ جو ناجائز سمجھتی تھی یا جو اسکیمیں اے ڈی پی پر بوجھ تھیں تو ان کو نگران حکومت نے ایڈجسٹ کیا ہے۔ اس میں تمام علاقے ہیں۔ صرف مولانا عصمت اللہ کا

حلقہ یا میرے حلقے اور علاقوں کی بات نہیں بلکہ میں نے جیسے کہا نگران حکومت میں ایسا ہوا پچھلی حکومت یا ہمارا اس میں کوئی کردار نہیں ہے۔

مولانا عبدالباری - جناب اسپیکر۔ آپ خود اس بارے میں رولنگ دے دیں یا اپنا فیصلہ دیں۔ کابینہ نے جب فیصلہ کیا تھا کہ کابینہ نے جن اسکیموں کی منظوری دی ہے اس کو کوئی گورنمنٹ بھی نہیں نکال سکتی یہ کسی کا بھی اختیار نہیں ہے کہ منظور شدہ اسکیموں کو منسوخ کرے۔ آج یہ کابینہ ہے یہ گورنمنٹ ہے کل کوئی دوسری کابینہ ہو سکتی ہے۔ پھر ان کی اسکیمیں بھی نکال دیں گے؟

ڈاکٹر عبدالمالک (وزیر تعلیم) - جناب اسپیکر۔ مسٹر اسپیکر سر۔ میں ایک بات کی وضاحت کرتا چلوں کہ ریوائزڈ revised اے ڈی پی کے تحت جب پی سی ون بن جاتا ہے تو ان کو ٹیکنیکل گراؤنڈز پر ریجیکٹ reject کرتے ہیں یہی طریقہ کار چل رہا ہے اور چلتا رہے گا باقی مولانا صاحب نے جو کہا۔ تو مولانا صاحب ہمارے موجودگی میں آپ کے ساتھ ایسا نہیں ہوگا۔ ہم ساتھ مل کر چلیں گے۔ اگر ان کی ایک آدھ اسکیم ہے تو آپ گورنمنٹ کے ساتھ نیگوشیٹ بھی کر سکتے ہیں۔

مولانا عبدالباری - میں نے بار بار خود کہا اس بارے میں میں وزیر اعلیٰ سے بھی ملا ہوں ایڈیشنل چیف سیکریٹری سے بھی ملا ہوں۔ آج انہوں نے خود لسٹ میں لکھا ہے لسٹ میں آٹھ لاکھ دیا ہے لیکن زمین پر کوئی چیز نہیں ہے زمین پر کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ بے انصافیاں ہو رہی ہیں۔ اور ہم یہ بے انصافیاں ہم کبھی بھی معاف نہیں کر سکتے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر آبپاشی و برقیات) - (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ میں مولانا صاحب کی تھوڑی سی تصحیح۔ کرنا چاہتا ہوں یہیں پر جو منظور شدہ اسکیمیں ڈالی گئی ہیں دراصل قصہ یہ نہیں ہے اصل میں یہ معاملہ Interim Govt انٹیریم گورنمنٹ سے چلا آرہا ہے انہوں وہ اسکیمیں جو منظور تھی جن پر کام شروع نہیں ہوا تھا ان کو ڈراپ کیا ہے بلکہ انہوں نے تمام محکموں سے ایسی اسکیمیں ڈراپ کی ہیں۔

مولانا عبدالباری - (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ وزیر صاحب جو فرما رہے ہیں

یہ آن گوئنگ اسکیم تھی اس پر تین لاکھ روپے خرچ ہوئے تھے میرے خیال میں وزراء صاحبان لا علمی کی بناء پر یہاں جواب نہ دیں اور اگر ان کو حقیقت معلوم نہیں ہے تو جواب نہ دیں ورنہ اصل وزیر صاحب یہاں جواب دیں۔

ملک گل زمان کاسی (وزیر) - جناب اسپیکر۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ مولانا صاحب ہمارے بھائی ہیں میں ان کو خود سیکریٹری کے ساتھ بٹھا دیتا ہوں ہم ان کو تسلی بخش جواب دے دیں گے۔

جناب اسپیکر - سوال نمبر۳۹ سید شیر جان بلوچ دریافت فرمائیں۔

X ۳۹ سید شیر جان بلوچ - کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آکڑہ ڈیم زیر تعمیر ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس پر کل کس قدر رقم خرچ کی جارہی ہے نیز یہ ڈیم اب تک کیوں مکمل نہیں ہوا تفصیل دی جائے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ - (الف) جی ہاں صحیح ہے

(ب) بمطابق منظور شدہ (پی۔ سی ا) پر لاگت کا تخمینہ (۵٦) کروڑ (۳۵) پینتیس لاکھ (۴۰) چالیس ہزار روپے ہے نظر ثانی پروگرام کے مطابق آکڑہ کور ڈیم کا منصوبہ دسمبر ۱۹۹۳ء کو مکمل ہونا تھا۔ لیکن ارضی طبیعاتی حالات کی بناء پر منصوبے کے مکمل ہونے میں تھوڑی دیر ہوگئی۔ اور اب یہ منصوبہ مالی سال ۱۹۹۴ء تک مکمل ہونے کی توقع ہے

X ۴۰ سید شیر جان بلوچ - کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع گوادر ایک دو مہینے کے بعد پینے کے پانی سے محروم ہو جائے گا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو گوادر جیونی اور پسنی میں پینے کے پانی کی فراہمی کے لیے حکومت کیا اقدام کر رہی ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ - یہ درست ہے کہ اگر موسم کی یہی صورتحال رہی تو

گوادر اور گردونواح کے علاقوں کو پانی کی قلت کا خدشہ ہے

(۱) گوادر شہر اور گردو نواح کو پانی کی فراہمی کا اہم ذریعہ آکڑہ ڈیم ہے جس میں پانی کا ذخیرہ تیزی سے ختم ہو رہا ہے متبادلہ انتظامات کے طور پر محکمہ ساجھی ڈیم (جس میں پانی کا کافی ذخیرہ موجود ہے) سے گوادر کو پانی دینے کے لیے مناسب اقدامات کر رہا ہے اس منصوبے کے تحت ساجھی ڈیم سے پانی پمپ کرنے کے لیے مختلف پمپ اسٹیشنوں پر نئی مشینری اور پائپ لائن بچھائی جائے گی۔ اس منصوبہ سے گوادر اور گردونواح کو روزانہ ۴ لاکھ گیلن پانی میسر ہوگا۔

(۲) پسنی کا ذخیرہ آب جو کہ شادی کور میں واقع ہے حالیہ سائیکلوں میں سمندر کا پانی چڑھ آنے کی وجہ سے نمکین ہو چکا ہے اس میٹھے پانی کا صرف ایک کنواں ہے جس سے پسنی شہر کو پانی دیا جا رہا ہے مزید براہ میٹھے پانی کا ایک اور کنواں جو کہ گذشتہ کئی سالوں سے سیلابوں کی وجہ سے ناقابل استعمال تھا۔ اس کی بحالی کے لیے فوری طور پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اس کنویں کی بحالی کے بعد پسنی میں پانی کی قلت کا ازالہ ہو جائے گا۔

(۳) جیونی میں فی الوقت کوئی آبنوشی سکیم نہیں ہے۔ جب کہ جیونی کو آبنوشی کی سہولت فراہم کرنے کے لیے ایک پائپ لائن آکڑہ کور ڈیم سے بچھائی گئی ہے۔ ڈیم مکمل ہونے کے بعد جیونی کو آبنوشی کی مکمل سہولت میسر آجائے گی۔

جیونی کو اس وقت بلوری سے بذریعہ واٹر ٹینک پانی دیا جا رہا ہے مزید براں ساجھی ڈیم سے جیونی کو پانی کی فراہمی کے لیے دو کروڑ روپے کی خطیر رقم سے ایک منصوبے پر کام ہو رہا ہے۔ جو کہ آئندہ چند مہینوں میں تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

جناب اسپیکر - سوال نمبر ۱۴ سید شیر جان صاحب کا ہے

X ۱۴ **سید شیر جان بلوچ** - کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ضلع گوادر کے دیہاتی علاقوں کو پینے کے پانی کا کیا انتظام کیا جا رہا ہے خصوصاً سروشت واٹر سپلائی اسکیم کے لیے دو ورگ جو زیرین کھور اور شادی کھور میں لگائے گئے ہیں اور کامیاب بھی ہوئے ہیں اس اسکیم سے پینے کا پانی عوام تک پہنچانے کے لیے حکومت کیا اقدام کر رہی ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ - مالی سال ۹۴-۱۹۹۳ء میں ضلع گوادر کے دیہی علاقوں میں سوشل ایکشن پروگرام کے تحت محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ دو عدد جاری اور دو نئے منصوبوں پر عملدرآمد کر رہا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جاری منصوبے

۱۔ منصوبہ آبنوشی کلیرو' مٹھنگ' چٹن اور ڈالر
۲۔ منصوبہ آبنوشی برائے کلدان چشلہ وغیرہ

نئے منصوبہ جات

۱۔ منصوبہ آبنوشی شاگواس اور چھٹن
۲۔ منصوبہ آبنوشی سدی چوڈو غیرہ

علاقہ سردشت کے لیے سال ۱۹۸۵ء میں زیریں کھور میں صرف ایک بور لگایا گیا تھا۔ اس بور سے سردشت کا فاصلہ تقریباً دس میل ہے۔ اس بور سے سردشت کو پانی دینے کے لیے ابتدائی سروے شروع کر دیا گیا ہے۔ سروے کے بعد لاگت کا تخمینہ اور پی سی I تیار کر کے محکمہ کی طرف سے حکومت کو پیش کر دیا جائے گا اور فنڈز کی فراہمی کی صورت میں منصوبے پر عمل درآمد ہو سکے گا۔

پانی مہیا کر رہی ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ واٹر سپلائی اسکیم تودہ سفرزئی - مذکورہ واٹر سپلائی سکیم مکمل ہے اور وہاں کے لوگوں کو پینے کا پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔
۲۔ واٹر سپلائی اسکیم باتوزئی - مذکورہ واٹر سپلائی سکیم مکمل ہے اور وہاں کے لوگوں کو پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔
۳۔ واٹر سپلائی اسکم پناؤ دولت زئی -مذکورہ واٹر سپلائی پر تین واٹر سٹوریج ٹینک ہیں جن میں سے ایک ٹینک سے پانی فراہم ہو رہا ہے۔ اور دوسرے دو ٹینکوں کی پائپ لائن مرمت ہونے کے بعد پانی کی فراہمی جاری ہو جائے گی۔

تفصیلی جواب سوال کے جزو (الف) اور (ب) میں دیا جا چکا ہے

مولانا عبدالباری - جناب والا! اصل بات یہ ہے کہ سوال کنندہ بھی موجود نہیں ہے اور جواب دینے والا بھی موجود نہیں ہے۔ جناب والا! اگر آپ ان سوالات کو ملتوی کر دیں۔

جناب اسپیکر - یہ سوالات ایجنڈے پر آئے ہیں ہم پوچھیں گے۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) - جناب والا! وزیر صاحب کی جگہ پر ہم لوگ جواب دے رہے ہیں انشاء اللہ (وزیر) آپ کو بھی تسلی ہوگی کہ ہم معقول جواب دے رہے ہیں۔ جو ممبر موجود نہیں ہے مولانا صاحب اس کی جگہ ضمنی سوال کر لیں۔

مولانا عبدالباری - جناب اسپیکر! وہ جو جواب دے رہے ہیں وہ جواب نہیں تسلی دے رہے ہیں۔ امیدیں دلا رہے ہیں کہ چیمبرز میں سیکرٹری کو بلائیں گے یہ کریں گے وہ کریں گے۔ وہ امیدیں دلا رہے ہیں جواب نہیں دے رہے۔

وزیر کیوڈی اے - جناب والا! امید پر تو ہم سب چل رہے ہیں۔ جب ہم انہیں تسلی دے رہے ہیں۔ تو وہ بحیثیت مسلمان کے ہماری یہ تسلی قبول کریں۔

مولانا عبدالباری - جناب والا! یہ بات ٹھیک ہے کہ بحیثیت مسلمان ان کی تسلی قبول کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر - سوال نمبر ۴۶ محمد صادق عمرانی صاحب۔

X ۴۶ محمد صادق عمرانی - کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۸۹-۱۹۸۸ء کے دوران شروع کئے گئے واٹر سپلائی اسکیمات اب تک مکمل نہیں ہوئی ہیں۔

۱۔ گوٹھ جمعہ خان عمرانی تحصیل تمبو

۲۔ شیر محمد عمرانی تحصیل تمبو

۳۔ کورار تحصیل چھتر

۴۔ ملک غلام نبی مری تمبو

۵۔ کنوی تحصیل چھتر

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان اسکیمات کے مکمل ہونے سے پہلے ٹھیکیداروں کو تمام رقم ادا کردی گئی ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جوبا اثبات میں ہے تو مذکورہ اسکیمات کو مکمل نہ کرنے اور ان اسکیمات کے مکمل ہونے سے پہلے ٹھیکیداروں کو رقم (بل) ادا کرنے کی وجوہات کیا ہیں نیز یہ اسکیمات کب تک مکمل ہوں گی۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ - یہ درست نہیں ہے۔

(۱) واٹر سپلائی اسکیم گوٹھ جمعہ خان عمرانی تقریباً" مکمل ہو چکی ہے پائپ لائن کی ٹیسٹنگ ہو رہی ہے اور واٹر کورس اور فاضل پمپ ہاؤس پر کام تیزی سے جاری ہے۔

(۲) اسکیم مکمل ہو چکی ہے اور صرف پائپ لائن کی ٹیسٹنگ باقی ہے

(۳) اسکیم سو فیصد مکمل ہے اور چل رہی ہے

(۴) اسکیم سو فیصد مکمل ہے اور چل رہی ہے

(۵) اسکیم مکمل ہے صرف مشینری لگوانا باقی ہے۔ اسکیمات مکمل ہونے سے پہلے کوئی پیشگی رقم ادا نہیں کی گئی ہے جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ ان اسکیمات کے مکمل ہونے سے بیشتر کوئی پیشگی رقم ادا نہیں کی گئی ان اسکیمات نمبر۱-۲-۵ کی ٹیسٹنگ سال رواں میں مکمل ہو جائے گی۔

وزیر کیو ڈی اے - جناب والا! جواب ایوان کے سامنے پڑا ہوا ہے۔ اگر کوئی ضمنی سوال ہو پوچھ لیں۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر - سوال نمبر۵۲ مولانا عبدالواسع

X ۵۲ **مولانا عبدالواسع** - کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گذشتہ سال کے دوران درج ذیل واٹر سپلائی اسکیمات مکمل ہو چکے

ہیں۔

۱۔ واٹر سپلائی اسکیم تودہ سفرزئی

۲۔ واٹر سپلائی اسکیم وڑبا توزئی

۳۔ واٹر سپلائی اسکیم پتاؤ دولت زئی

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا واٹر سپلائی اسکیمات سے عوام کو پینے کا پانی مہیا نہیں کیا گیا ہے۔ اور پینے کا پانی نہ ہونے کی وجہ سے وہاں کے عوام انتہائی مشکلات سے دو چار ہیں۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو عوام کو ان اسکیمات سے پینے کا پانی مہیا کرنے کے لیے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ - جی ہاں یہ دست ہے

یہ درست نہیں ہے۔ مذکورہ بالا تینوں واٹر سپلائی اسکیمیں جزوی پانی مہیا کر رہی ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ **واٹر سپلائی اسکیم تودہ سفرزئی** - مذکورہ واٹر سپلائی اسکیم مکمل ہے اور وہاں کے لوگوں کو پینے کا پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔

۲۔ **واٹر سپلائی اسکیم باتوزئی** - مذکورہ واٹر سپلائی اسکیم مکمل ہے اور وہاں کے لوگوں کو پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔

۳۔ **واٹر سپلائی اسکیم پتاؤ دولت زئی** - مذکورہ واٹر سپلائی پر تین واٹر اسٹوریج ٹینک ہیں جن میں سے ایک ٹینک سے پانی فراہم ہو رہا ہے۔ اور دوسرے دو ٹینکوں کی پائپ لائن مرمت ہونے کے بعد پانی کی فراہمی جاری ہو جائے گی۔

تفصیلی جواب سوال کے جزو (الف) اور (ب) میں دیا جا چکا ہے

وزیر کیو ڈی اے - جناب والا! جواب ہم نے محکمہ کی طرف سے دیئے ہیں۔ آپ دیکھیں۔ اگر کوئی ضمنی سوال ہو تو آپ پوچھ سکتے ہیں۔

مولانا عبدالواسع - جناب اسپیکر صاحب! جواب سے ہم مطمئن نہیں ہیں۔ جناب والا

جواب میں لکھا ہوا ہے کہ جزوی طور پر شروع ہیں- جناب والا! جزوی طور کا کیا مطلب ہے؟ ایک دن کے لیے شروع ہے یا ایک ہفتہ کے لیے شروع ہے اسکیمیں دو سال سے مکمل ہو چکی ہیں- لیکن جزوی طور پر شروع ہیں- میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر کوئی بھی اسکیم شروع نہیں ہے- اگر ایک ہفتہ سے شروع ہے تو تو وہ سفرزئی واٹر سپلائی اسکیم شروع ہوئی ہے یہ جو دو واٹر سپلائی اسکیمیں ہیں وہ ابھی شروع نہیں ہیں- میں منسٹر صاحب سے جزوی کی وضاحت چاہوں گا کہ جزوی کا کیا مطلب ہے-

وزیر کیوڈی اے - جناب والا! جو سروے ہوا ہے اور اس میں جو اسکیم آپ کی ہیں- وہ مکمل کام کر رہی ہیں- وہ مارچ تک مکمل ہو جائے گا- اور باقی ماندہ گاؤں کو بھی پانی مہیا ہو جائے گا-

مولانا عبدالواسع - جناب والا! دو ٹینکوں کی بات تو ایک اسکیم کے بارے میں ہے- میں نے تین اسکیموں کے بارے میں پوچھا ہے-

وزیر کیوڈی اے - جناب والا! میں نے تینوں اسکیموں کے بارے مین کہہ دیا ہے- واٹر سپلائی اسکیم سفرزئی جو ہے- وہ مکمل ہے- باتوزئی مکمل ہے اور جو ایک اسکیم ہے دولت زئی کی ہے اور اس کے دو ٹینک ہیں جو انشاءاللہ مارچ تک مکمل ہو جائیں گے- اور اس سے علاقے کو بھی پانی ملے گا-

مولانا عبدالواسع - جناب والا! مکمل کے بارے میں میں نے لکھا ہے کہ یہ اسکیمیں مکمل ہیں- میں نے اس کے چلانے کے بارے میں پوچھا ہے- یہ کوئی جواب نہیں ہے-

وزیر کیوڈی اے - جناب والا! مولانا صاحب آپ جا کر دیکھیں اگر یہ مکمل نہیں تھیں تو پھر اس پر انکوائری کریں گے-

مولانا عبدالواسع - جناب والا! مکمل تو ہیں شروع نہیں ہیں-

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر خزانہ) - جناب والا! مولانا صاحب کے جوابات میں فرق ہے کبھی کہتے ہیں کہ مکمل ہے کبھی کہتے ہیں مکمل نہیں ہے- مولانا صاحب پہلے

مکمل طور پر اپنا ذہن بنالیں۔ اس کے بعد حکومت ان کے ساتھ تعاون کرے گی۔ اگر محکمہ غلط جواب دے تو محکمہ کو بھی پوچھا جاسکتا ہے تو لکھتے ہیں کہ جزوی طور پر شروع ہے اور مولانا صاحب کہتے ہیں کہ نہیں تو محکمہ سے پوچھا جاسکتا ہے کہ وہ کیوں غلط جواب دے رہے ہیں۔ اور اس پر انکوائری ہوسکتی مولانا صاحب کے اپنے بیان میں تضاد ہے کبھی کہتے ہیں کہ مکمل ہوئے ہیں کبھی کہتے ہیں مکمل ہوئے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ مکمل نہیں ہوئے ہیں۔ پہلے وہ اس کی وضاحت کریں۔

مولانا عبدالواسع - جناب والا! پانی مہیا نہیں کیا گیا ہے اس اسکیم کے مکمل ہونے کا کیا فائدہ ہے؟

وزیر کیوڈی اے - جناب والا! اسپیکر صاحب یہ تو میں ان کو تسلی دے رہا ہوں۔ کہ وہ دو ٹینک مارچ تک بنیں گے۔ اور آپ کو ہم پانی مہیا کریں گے۔ یہ میں نے آپ کہہ دیا ہے اور آپ کو لکھ کر بھی دیا ہوا ہے۔ اس کا مطلب یہی تھا کہ وہ دو ٹینک جزوی طور پر مکمل نہیں ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر - سوال نمبر۷۶ نواب عبدالرحیم خان شاہوانی

X ۷۶ **نواب عبدالرحیم خان شاہوانی** - کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ صوبہ میں آب نوشی اسکیموں کی موجودہ تعداد کتنی ہے۔ نیز یہ بھی بتایا جائے کہ ضلع مستونگ میں آبنوشی کی کتنی اسکیمیں ہیں اور کتنے فیصد آبادی کو پینے کا صاف پانی میسر ہے تفصیل دی جائے

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ - صوبہ میں آبنوشی اسکیم کی تعداد (۷۰۱) سات سو ایک ہے اور ضلع مستونگ میں اس وقت جو اسکیمات مکمل ہو چکی ہے اور عوام اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ ان کی تعداد پچیس (۲۵) ہے اور اس سے (۳۰) تیس فیصد عوام کو صاف پانی میسر ہو رہا ہے

جناب اسپیکر - آپ صرف نمبر بتادیں جواب آجائے گا۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ - جناب والا جواب تو ہم نے دے دیا ہے۔

نواب عبدالرحیم شاہوانی - جناب والا جواب تو دیا ہے ہمیں اس سے تسلی نہیں ہے مطمئن ہم نہیں ہیں۔

وزیر کیوڈی اے - آج آپ کو انشاءاللہ مطمئن کریں گے آپ کس بات پر مطمئن نہیں ہیں ہم آپ کو مطمئن کریں گے آپ جواب پڑھ لیں۔

نواب عبدالرحیم شاہوانی - جناب والا وہاں پانی بالکل نہیں ہے اور ہمیں تسلی نہیں ہے۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل - جناب والا میں ان کی تسلی کراتا ہوں وزیر اعلیٰ صاحب جب قلات ڈویژن کے دورے پر گئے تھے وہاں عوام نے بعض جگہوں پر پانی کے متعلق شکایات کی ہیں تو وہاں وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا ہے کہ اگر اس علاقے میں پانی کی ضرورت ہے تو فوراً مزید پمپ نصب کر دیئے جائیں اور اس کے لیے فنڈز بھی فوراً دے دیئے جائیں اگر بات مستونگ شہر کی ہے اگر باہر کی آبادی ہے تو یہ الگ بات ہے وزیر اعلیٰ صاحب نے اس کے لیے موقع پر احکامات جاری کئے ہوئے ہیں۔

نواب عبدالرحیم شاہوانی - جناب والا وہ پچیس فی صد کے لیے فرمارہے ہیں وہاں تو پچیس آدمیوں کو پانی نہیں ملتا ہے میں آپ کو وہ حالت بتا رہا ہوں جو وہاں دیکھ کر آیا ہوں ۲۵ آدمیوں کو وہاں پانی نہیں مل رہا ہے۔

وزیر کیوڈی اے - نہیں وہاں پانی ہے میں آپ کے ساتھ چلوں گا دیکھ لیں گے۔

نواب عبدالرحیم شاہوانی - جناب والا ان سوالوں کے جواب صرف طفل تسلی کے لیے دیئے جارہے ہیں دراصل کام کچھ بھی نہیں ہوا ہے جو میں وہاں دیکھ کر آیا ہوں وہاں کے جو حالات ہیں کہیں اسکیم مکمل نہیں ہے۔

وزیر کیوڈی اے - جناب والا! ابھی تک کسی ایم پی اے صاحب نے فنڈ نہیں دیا ہے جب ایم پی اے صاحب فنڈز دیں گے تو انشاءاللہ یہ اسکیمیں مکمل ہو جائیں گی۔

نواب عبدالرحیم شاہوانی - جناب والا میں نے تو فنڈز دیئے ہیں وہ آپ کے سامنے ہے جو پہلے سے فنڈز ہیں وہ بھی منجمد ہو گئے ہیں ان کے پیسے کہاں گئے ہیں کدھر گئے ہیں۔

وزیر کیوڈی اے - جناب والا فنڈز تو ابھی تک کسی ایم پی اے کو نہیں ملا ہے نہ کسی منسٹر کو ملا ہے جب فنڈز ریلیز ہوں گے آپ کا فنڈ مل جائے گا محکمے والے دے دیں گے اور پھر کام مکمل ہو جائے گا۔

نواب عبدالرحیم شاہوانی - درست ہے میں اس کے لیے ذمہ دار نہیں ہوں۔

سردار محمد اختر مینگل - جناب والا کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ صاحب مستونگ روڈ کی جو واٹر سپلائی اسکیم ہے اس کی ڈیٹیل detail بتائیں گے اس میں تو لکھا ہے کہ مکمل ہے۔ آیا وہاں پر مکمل ہے یا کاغذات میں مکمل ہے کیونکہ گزشتہ روز ہم وہاں پر گئے تھے تو لوگوں کو پانی ساتھ لے جانا پڑا۔

نواب عبدالرحیم شاہوانی - جناب درست ہے نواب صاحب ٹھیک فرما رہے ہیں۔

وزیر کیوڈی اے - جناب والا کچھ ایسے کام ہیں جو ایم پی اے فنڈز کے منتظر ہیں اور نامکمل ہیں اور جو کام ایم پی اے فنڈز سے نہیں تھے وہ مکمل ہیں سردار صاحب ہمیں ان کاموں کی نشاندہی کرائیں میں نواب صاحب کے ساتھ خود جاؤں گا یا سیکریٹری صاحب کو ان کے ساتھ بھیج دوں گا یہ وہاں نشاندہی کریں گے۔

سردار محمد اختر مینگل - جناب والا یہ تو اے ڈی پی کی اسکیمیں ہیں واسا کی تو نہیں ہیں نہ جانے وزیر صاحب پبلک ہیلتھ کی یا واسا کی اسکیموں کو حل کرائیں گے یا پبلک ہیلتھ کے۔

وزیر کیوڈی اے - جناب سردار صاحب یہ پبلک ہیلتھ اور واسا بہن بھائی ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل - بھائی ایک ہونا چاہیے۔

وزیر کیوڈی اے - اگر آپ سوتیلا بھائی کہہ رہے ہیں تو علیحدہ بات ہے۔ اور میں نے آپ کو جواب تسلی بخش دے دیا ہے۔

نواب عبدالرحیم شاہوانی - جناب والا وہاں پانی بالکل نہیں ہے وہاں پانی مہیا کیا جائے تو پھر جواب درست ہے۔

وزیر کیوڈی اے - یہ پانی آپ کو ملے گا نواب صاحب۔

نواب عبدالرحیم شاہوانی - شکریہ۔

X ۷۷ **نواب عبدالرحیم خان شاہوانی** - کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال ۹۲-۱۹۹۱ء ' ۹۳-۱۹۹۲ء اور ۹۴-۱۹۹۳ء میں ضلع مستونگ میں کس قدر آب نوشی کی اسکیمیں دی گئی ہیں؟ تفصیل دی جائے۔

وزیر کیوڈی اے - مالی سال ۹۲-۱۹۹۱ء ۹۳-۱۹۹۲ء ۹۴-۱۹۹۳ء میں جو اسکیمات ضلع مستونگ کو دی گئی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال ۹۲-۱۹۹۱ء

نام اسکیمات	کیفیت
۱- واٹر سپلائی اسکیم پڑنگ آباد	یہ منصوبہ بمطابق فیز I مکمل ہے
۲- واٹر سپلائی اسکیم زرخو	یہ منصوبہ بمطابق فیز I مکمل ہے
۳- واٹر سپلائی اسکیم ایلمینٹری کالج سول ہسپتال اور مقامی اسکول I مکمل ہے	یہ منصوبہ بمطابق فیز
۴- واٹر سپلائی اسکیم جلب گنڈ ین	یہ منصوبہ بمطابق فیز I مکمل ہے
۵- واٹر سپلائی اسکیم درینگڑھ	اسکیم مکمل ہے
۶- واٹر سپلائی اسکیم رندک	اسکیم مکمل ہے
۷- واٹر سپلائی اسکیم آباد	اسکیم مکمل ہے
۸- واٹر سپلائی اسکیم شیخ واصل	اسکیم مکمل ہے

سال ۹۳-۱۹۹۲ء

نام اسکیمات	کیفیت
۱- واٹر سپلائی اسکیم منیگی کردگاپ	اسکیم مکمل ہے
۲- واٹر سپلائی اسکیم شیخ کردگاپ	اسکیم مکمل ہے
۳- واٹر سپلائی اسکیم مستونگ روڈ	اسکیم مکمل ہے

سال ۹۴-۱۹۹۳ء ۲۱

۱- واٹر سپلائی اسکیم بشام — اسکیم مکمل ہے
۲- واٹر سپلائی اسکیم ترکمان — یہ اسکیم جون ۱۹۹۴ء میں مکمل ہوگی
۳- واٹر سپلائی اسکیم غلی کانک — یہ اسکیم جون ۱۹۹۴ء میں مکمل ہوگی
۴- واٹر سپلائی اسکیم گنڈاوہ تیری — یہ اسکیم جون ۱۹۹۴ء میں مکمل ہوگی
۵- واٹر سپلائی اسکیم سیاہ پشت — یہ اسکیم جون ۱۹۹۴ء میں مکمل ہوگی
۶- واٹر سپلائی اسکیم چوتو مستونگ — اس اسکیم کی بور کا کام شروع ہو چکا ہے
۷- واٹر سپلائی اسکیم لڈازئی اسپلنجی — اسکیم کا کام مکمل ہو چکا ہے اور بقایا فنڈ کے دستیاب ہونے پر مزید کام شروع کیا جائے گا

جناب اسپیکر - سیکریٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پیش کریں

رخصت کی درخواستیں۔

مسٹر اختر حسین خان (سیکریٹری اسمبلی) - جناب میر خان محمد جمالی علاج کے لیے کراچی جا رہے ہیں اس لیے انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست دی ہے

جناب اسپیکر - سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی - ارجن داس بگٹی صاحب یاترا کے لیے ملک سے باہر چلے گئے ہیں اس لے انہوں نے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر - سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی - ملک محمد سرور خان کاکڑ ذاتی مصروفیت کی بناء پر آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے ان کی درخواست ہے کہ آج کے اجلاس سے انہیں رخصت دی جائے۔

جناب اسپیکر - سوال یہ کہ رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی - جناب شیر جان بلوچ۔ جناب ڈاکٹر سردار حسین اور محمد صادق عمرانی صاحب نے درخواست دی ہے کہ وہ اسلام آباد سرکاری کام کے لیے جا رہے ہیں آج کے اجلاس سے انہیں رخصت دی جائے۔

جناب اسپیکر - سوال یہ کہ رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

قانون سازی

جناب اسپیکر - وزیر قانون اسمبلی کمیٹی کی بابت اپنی تحریک پیش کریں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون و پارلیمانی امور) - جب اسپیکر کمیٹیز کے لیے ہمیں ایک اور موقع دیں کمیٹیز کے ہمیں توقع تھی مگر ہم اور اپوزیشن ایک نکتے پر نہیں پہنچ سکے ہیں تو دوسرا مسئلہ یہ کہ یہ ایک لمبا مسئلہ ہے اس کے لیے کچھ اور ٹائم دیا جائے ہم افہام و تفہیم سے یہ قائم کر سکیں اس پر بات چیت شروع ہے ورنہ اگر کوئی صورت نہ ہوئی تو الیکشن کے ذریعے کرنا ہوں گے۔اس کے لیے تین چار دن اور دیئے جائیں۔

سردار محمد اختر مینگل - کیا ڈاکٹر صاحب ان کمیٹیز کے لیے ایک اور کمیٹی تو نہیں بنانے پڑے گی۔

(وزیر قانون و پارلیمانی امور) - نہیں کمیٹیاں تو بنی ہوئی ہیں اصل مسئلہ کچھ اور ہے پھنسا ہوا ہے گفت شنید شروع ہے ہم امید کرتے ہیں کسی افہام و تفہیم سے ہو جائے گا کیونکہ الیکشن ایک لمبا پراسس process ہے اس پر ایک مہینہ اور لگے گا آپ لوگوں کے لیے بھی اور ہمارے لیے بھی تکلیف ہے اس کے لیے جس حد تک ہو سکا مرکے اور نگیوسیشن Negociation شروع ہیں اس کے بعد پھر گفت شنید کریں گے پھر کریں گے اس تین چار دن اور بھی لگیں گے ورنہ اس کے لیے الیکشن ہوں گے مگر الیکشن تھکا دینے والا پراسس process ہے کافی ورزش ہے یہ الیکشن ایک لمبا مسئلہ ہے اس سے پہلے کوشش کریں گے کہ یہ حل ہو جائے آپ سے جناب والا یہ رکوئیسٹ request ہے اس کے لیے پانچ چھ دن ایک

دو نشست سے آگے کا ٹائم دے دیں تاکہ یہ فیصلہ ہو سکے۔ اس سے اگلے ہفتہ کا کوئی وقت دیں۔

جناب اسپیکر ۔ کمیٹیوں کے معاملہ کو تیس تاریخ کے اجلاس تک کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر ۔ وزیر خزانہ آڈٹ رپورٹیں پیش کریں۔

آڈٹ رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر) ۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں درج ذیل رپورٹیں ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

۱۔ آڈٹ رپورٹ پبلک سیکٹر حکومت بلوچستان بابت سال ـــــــ ۹۱-۱۹۹۰ء

۲۔ مالی حسابات' حکومت بلوچستان بابت سال ـــــــ ۹۱-۱۹۹۰ء

۳۔ حسابات مالی تصرفات' حکومت بلوچستان بابت سال ـــــــ ۹۱-۱۹۹۰ء

جناب اسپیکر ۔ ۱۔ آڈٹ رپورٹ پبلک سیکٹر' حکومت بلوچستان بابت سال ـــــــ ۹۱-۱۹۹۰ء

۲۔ مالی حسابات' حکومت بلوچستان بابت سال ـــــــ ۹۱-۱۹۹۰ء

۳۔ حسابات مالی تصرفات' حکومت بلوچستان بابت سال ـــــــ ۹۱-۱۹۹۰ء

ایوان کی میز پر رکھیں گئیں اور ان آڈٹ رپورٹوں کو اسمبلی قواعد کے رول ۱۴۷ کے تحت مجلس حسابات عامہ کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر ۔ وزیر زکوۃ و سماجی بہبود صوبائی زکوۃ فنڈ کی آڈٹ رپورٹیں بابت سال ۱۰-۱۴۰۹ اور ۱۱-۱۴۱۰ ھجری ایوان میں پیش کریں

حاجی محمد شاہ مردانزئی (وزیر زکوۃ و سماجی بہبود) ۔ جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں زکوۃ فنڈ کی آڈٹ رپورٹیں بابت سال ۱۰-۱۴۰۹ اور ۱۱-۱۴۱۰ ھجری ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب اسپیکر - زکوۃ فنڈ کی آڈٹ ایونا کی میز پر رکھی گئیں۔

جناب اسپیکر - وزیر ہیلتھ مسودہ قانون پیش کریں۔

کارروائی برائے قانون سازی۔

بلوچستان ہیلتھ فاؤنڈیشن کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء (مسودہ قانون نمبر ۳ مصدرہ ۱۹۹۴ء)

میر محمد اکرم بلوچ (وزیر اطلاعات) - جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں بلوچستان ہیلتھ فاؤنڈیشن کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر - بلوچستان ہیلتھ فاؤنڈیشن کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء ایوان میں پیش ہوا۔

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر اطلاعات - جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ہیلتھ فاؤنڈیشن کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار کے مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کی مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر - تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ بلوچستان ہیلتھ فاؤنڈیشن کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - اب اجلاس کی کارروائی ۲۷ جنوری ۹۴ء صبح گیارہ بجے تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس گیارہ بج کر چالیس منٹ پر (قبل دوپہر) مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۹۴ء کی صبح گیارہ بجے (بروز پنجشنبہ) تک کے لیے ملتوی ہوگیا)